# آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

## وصی شاہ

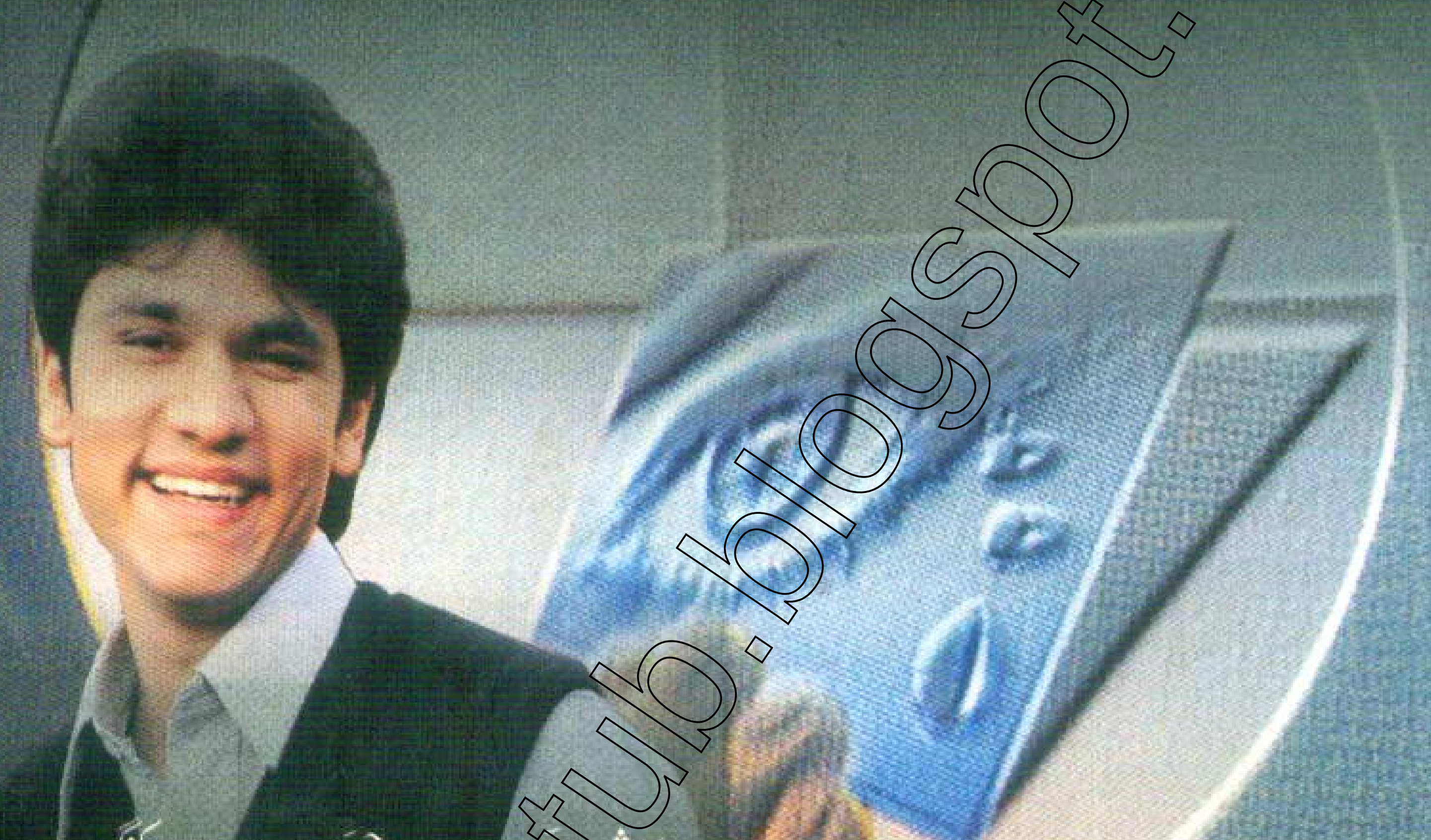

کاش میں تیرے حسیں ہاتھ کا کنگن ہوتا
تو بڑے پیار سے چاؤ سے بڑے مان کے ساتھ
اپنی نازک سی کلائی میں چڑھاتی مجھ کو
اور بے تابی سے فرقت کے خزاں لمحوں میں
تو کسی سوچ میں ڈوبی جو گھماتی مجھ کو
میں ترے ہاتھ کی خوشبو سے مہک سا جاتا
جب کبھی موڈ میں آکر مجھے چوما کرتی
تیرے ہونٹوں کی میں حدت سے دہک سا جاتا
کچھ نہیں تو یہی بے نام سا بندھن ہوتا
کاش میں تیرے حسیں ہاتھ کا کنگن ہوتا

# ماں کے نام

یہ کامیابیاں عزت یہ نام تم سے ہے
خدا نے جو بھی دیا ہے مقام تم سے ہے
تمہارے دم سے ہیں مرے لہو میں کھلتے گلاب
مرے وجود کا سارا نظام تم سے ہے
کہاں بساطِ جہاں اور میں کمسن و ناداں
یہ میری جیت کا سب اہتمام تم سے ہے
جہاں جہاں ہے مری دشمنی سبب میں ہوں
جہاں جہاں ہے مرا احترام تم سے ہے

qasarulkutub.blogspot.com

سوچتے ہیں تجھے وضو کر کے
یوں ترا احترام کرتے ہیں



# فہرست


| | | |
|---|---|---|
| 1 | " دُعا کیجیے گا " عباس تابش | 11 |
| 2 | دو شعر | 14 |
| 3 | کنگن (نظم) | 15 |
| 4 | تم میری آنکھ کے تیور نہ بھلا پاؤ گے | 17 |
| 5 | سمندر میں اترتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں | 19 |
| 6 | تمہیں میری جاں اجازت ہے (نظم) | 21 |
| 7 | ان کے ہاتھوں سے جو خوشبوئے حنا آتی ہے | 23 |
| 8 | قلم ہو تیغ ہو تیشہ کہ ڈھال مت چھینو | 25 |
| 9 | LAST CALL (نظم) | 27 |
| 10 | جو میری آنکھوں سے خواب دیکھو (نظم) | 29 |
| 11 | میں بھی کتنا پاگل ہوں (نظم) | 31 |
| 12 | خیال رکھنا (نظم) | 33 |
| 13 | دو شعر | 36 |


qasarulkutub.blogspot.com

| | | |
|---|---|---|
| 14 | تیری جانب اگر چلے ہوتے | 37 |
| 15 | دیارِ غیر میں کیسے تجھے صدا دیتے | 39 |
| 16 | بھنور کی گود میں جیسے کنارا ساتھ رہتا ہے | 41 |
| 17 | آج یوں موسم نے دی جشنِ محبت کی خبر | 43 |
| 18 | جانِ جاناں! تم کہتی تھیں (نظم) | 45 |
| 19 | ایک شعر | 48 |
| 20 | BONGOO TYCOON (نظم) | 49 |
| 21 | سوچتا ہوں کہ اسے نیند بھی آتی ہوگی | 53 |
| 22 | ہزاروں دکھ پڑیں سہنا محبت مر نہیں سکتی | 55 |
| 23 | کتنی زلفیں کتنے آنچل اڑے چاند کو کیا خبر | 57 |
| 24 | مجھ کو معلوم ہے تم بدل جاؤ گے جا کے پردیس میں | 59 |
| 25 | کل عجب سانحہ سا ہوا ریت پہ | 61 |
| 26 | خواب اور خوشبو (نظم) | 63 |
| 27 | دو شعر | 64 |
| 28 | یاد (نظم) | 65 |
| 29 | تین شعر | 66 |
| 30 | میری وفا نے کھلائے تھے جو گلاب سارے جھلس گئے ہیں | 67 |
| 31 | تمام شہر میں سب تو ہے راز داں ہونا | 69 |
| 32 | میری آنکھوں کے سمندر میں جلن کیسی ہے | 71 |





| | | |
|---|---|---|
| 33 | کسی کی آنکھ سے سپنے چرا کر کچھ نہیں ملتا | 73 |
| 34 | ایک شعر | 76 |
| 35 | مرثیہ (نظم) | 77 |
| 36 | تین شعر | 78 |
| 37 | سپردگی (نظم) | 79 |
| 38 | دکھ درد میں ہمیشہ نکالے تمہارے خط | 81 |
| 39 | دکھ درد کے ماروں سے مرا ذکر نہ کرنا | 83 |
| 40 | گل زباں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے | 84 |
| 41 | تب یاد بہت تم آتے ہو (نظم) | 87 |
| 42 | WELCOME (نظم) | 89 |
| 43 | تمہارے لئے ایک نظم (نظم) | 91 |
| 44 | پاگل لڑکی (نظم) | 93 |
| 45 | ایک شعر | 94 |
| 46 | دیا جلانا (نظم) | 95 |
| 47 | اس کے بیٹے کیلئے ایک نظم (نظم) | 96 |
| 48 | مجھے ہر کام سے پہلے (نظم) | 99 |
| 49 | تیری یادوں سے کیا نہیں سیکھا (نظم) | 101 |
| 50 | ایک شعر | 102 |
| 51 | یہ سب کیا تھا نظاروں سے خوف آتا ہے | 103 |


qasarulkutub.blogspot.com

| | | |
|---|---|---|
| 52 | دو شعر | 104 |
| 53 | میں ہوں مرا خیال ہے اور چاندرات ہے | 105 |
| 54 | فلک پہ چاند کے ہالے بھی سوگ کرتے ہیں | 107 |
| 55 | آدھا چاند اور پورا دُکھ (نظم) | 109 |
| 56 | دو شعر | 110 |
| 57 | تنبیہہ (نظم) | 111 |
| 58 | ابھی تو عشق میں ایسا بھی حال ہونا ہے | 113 |
| 59 | واپسی کا نوحہ (نظم) | 115 |
| 60 | ایک شعر | 117 |
| 61 | ضد (نظم) | 118 |
| 62 | میں اس حصار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں | 119 |
| 63 | کیسا مفتوح سا منظر ہے کئی صدیوں سے | 121 |
| 64 | پابرہنہ اور مرے چاروں طرف تنہائیاں | 123 |
| 65 | دیوار پہ لرزہ ہے تو در کانپ رہا ہے | 126 |
| 66 | کسک (نظم) | 128 |




# "دُعا کیجئے گا"

وہ اُس شام بہت اُداس تھا۔ میں نے پوچھا تم نے یہ پھول کس کیلئے خریدے ہیں وہ کچھ بتاتے بتاتے رہ گیا۔ میری تیز سماعت اس کی بے لفظ گفتگو نہ سن سکی۔ میں نے جھنجلا کر کہا وصی تمہیں کیا ہو گیا ہے، نہ بول رہے ہو نہ چپ ہو! مجھے ملنے آئے ہو یا تنگ کرنے۔۔۔ اس کے ہونٹوں پر ایک جملہ اُبھرا۔ "تابش بھائی ایک سلسلہ بن رہا ہے دُعا کیجئے گا" میں نے سوچا وصی اُدھوری بات میں شاید "کسی کی زلف سے لازم ہے سلسلہ دل کا" کی تفسیر بیان کر رہا ہے۔ اِس جملے کے بعد خاموشی کا وقفہ طویل ہو گیا اور میرے ڈرائنگ روم کی کھڑکی سے چاند دکھائی دینے لگا۔ ماحول کی خاموشی میں۔ میں نے ایک بار پھر کنکر پھینکا۔۔۔ وصی کوئی بات کرو۔۔۔ اب وہ اس کیفیت میں داخل ہو چکا تھا جب آدمی بھی کر بات کرتا ہے۔ کہنے لگا تابش بھائی آپ میری بات کو غلط سمجھے، میری منزل وہ نہیں جو میری عمر کے نوجوانوں کی ہوا کرتی ہے۔ بلکہ میں ایک خوشی کے بھنور میں غوطے کھا رہا تھا اس لئے آپ سے مکالمہ کا آغاز نہ کر سکا۔ اب میں اس چپ کی تہہ سے نکل آیا ہوں، میں شاید اپنے دُکھ تو کیا اپنی خوشی میں بھی کسی کو شریک کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ میں نے پوچھا وصی اب بتاؤ بھی کیا ایسی خوشی ہے جس سے تم اتنے "Excited" ہو رہے ہو۔۔۔۔ اس نے کھڑکی کے قریب آتے ہوئے چاند کو دیکھا، پھر ان پھولوں کو سونگھا جو وہ اپنے ساتھ لایا تھا۔ پھر گویا ہوا۔۔۔ میں نے ایک نئی ٹی وی سیریل کا آئیڈیا پاکستان آرمی کو دیا ہے یہ سیریل پاک فوج کے کمانڈوز کے گرد گھومے گا۔۔۔ یہاں تک کہہ پایا تھا کہ پھر وہی جملہ گونجا۔۔۔ "تابش بھائی بس آپ دُعا کیجئے گا۔۔۔" میں سوچ میں پڑ گیا کہ اس مار دھاڑ کے زمانے میں یہ نوجوان کہاں سے آ گیا جو بار بار "دُعا" کا لفظ استعمال کر رہا ہے۔ جس کے بے ساختہ پن میں دُعاؤں کی خوشبو رچی ہوئی ہے۔ مجھے اس شام یہ اندازہ ہو گیا کہ وصی

qasarulkutub.blogspot.com

ضرور کسی کارنامے کے لئے پیدا کیا گیا ہے آج ... یقین ہے اس نے کام کیا تو وہ بہت آگے جائے گا۔ وہ شاعر ... مگر "دعا کیجئے گا" سے ... ان میں ... سمجھتے رہے۔

میں ایک شام ... جب ... پہنچا تو ... بیگم نے بتایا آج رات پاکستان ٹیلیویژن پر وصی کے ڈرامے "آنگن" کی پہلی قسط ٹیلی کاسٹ ہو رہی ہے۔ میں ٹی وی کے سامنے بیٹھ گیا آنکھیں سکرین پر ... تھیں ... دعا میں "دعا کیجئے گا" کے الفاظ رس گھولنے لگے۔ پہلی قسط کے اختتام پر میں ... گیا ... میرے لئے اس ڈرامے کا "خوشی بھرا صدمہ" برداشت کرنا اس لئے آسان ... تھا ... اس کی روح تک جانتا تھا۔ میرا ایمان ہے کہ "جو ہر رات کو بلاناغہ ماں کے پاؤں دبا کر سوتے ہیں ... زمانہ اس کے پاؤں پڑا کرتا ہے" وصی کے سیریل سے اسے جو عزت ملی وہ ... ہے۔ وہ جہاں بھی جا رہا ہو لوگ اسے پہچانتے اور اپنی محبت پیش کرتے ہیں میں نے سنا ہے ... آنچل، کئی آنکھوں کے کنارے اس کے لئے تر ہوتے ہیں۔ کئی خون سے لکھے ہوئے خط اسے روزانہ ڈاک سے ملتے ہیں، لیکن وہ کہیں آنکھ بھر کے نہیں دیکھتا۔ یہ بہت کم دیکھنے میں آیا ہے کہ کسی کو بہت چاہنے والے ہوں اور وہ محبت میں توحید کا قائل ہو مگر وصی اب بھی اسی کا ہے جس کا ان دنوں میں تھا جب اس کا کوئی نہیں تھا۔ میرے خیال میں وصی کو سچی شہرت اور سچی محبت ملی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے اندر وہ انکسار برقرار ہے جس نے اسے اس مقام تک پہنچایا ہے میں جب یہ سوچتا ہوں کہ یہ سب کچھ اس نے کیسے حاصل کر لیا تو میں اس نتیجے پر پہنچتا ہوں کہ اس کے پس پشت ضرور کوئی روحانی طاقت موجود ہے۔

جن دنوں "آنگن" سیریل چل رہا تھا، مجھ سے یہ کہا گیا وصی تمہارا دوست ہے اس سے "کنگن" لکھوا کر دو۔ میں نے ایک دو بار ... پڑھا ... اپنی شیروانی کا ... آئینہ ... میں ... کیا کرتا۔ اس سے نظم لکھوا کر دینا پڑی۔ ایک دوست نے اس سے کہا وصی مجھے "کنگن" نظم لکھ کر دو۔ وصی نے نظم لکھ دی۔ دوسرے دن وہ دوست موبائل فون ہاتھ میں لئے آ دھمکا، کہا وصی میاں! جانتے ہو یہ موبائل کہاں سے آیا ہے؟



وہ کہنے لگا۔۔۔ خرید ا ہو گا اور کہاں سے آتا ہے؟ دوست کہنے لگا۔۔۔ ایک لڑکی نے فرمائش کی تھی کہ اگر تم وصی سے ہاتھ کی لکھی ہوئی نظم "کنگن" لا دو تو میں تمہیں ایک موبائل گفٹ کروں گی۔ وصی اور میں اس کے کارنامے پر حیران ہو رہے تھے۔ وصی کی شاعری واقعی ایسی ہے کہ محبت کرنے والے اس سے اپنا الوسیلہ کر سکتے ہیں۔

آج کے دور میں ... جب ... سیریل چل رہی ہوتی ہے۔ لوگوں میں اس کے بڑے چرچے ہوتے ہیں۔ ادھر سیریل ختم ہوئی۔ ادھر شہرت کا دروازہ بند ہو گیا۔ لیکن وصی کے معاملے میں ایسا نہیں۔ میں ایک صاحب سے وصی کا غائبانہ تعارف کرا رہا تھا۔ مگر وہ اسے پہچان نہیں پا رہے تھے۔ پھر میں نے "کنگن" کا حوالہ دیا تو چونک پڑے کہنے لگے اس نظم کی مجھ سے فرمائش کی گئی ہے۔ ایک دوست نے کہا ہے کہ جیسے بھی ممکن ہو "کنگن" نظم کہیں سے پیدا کرو۔۔۔ نظم نہ ملی تو وقت ہاتھ سے نکل جائے گا۔

وصی کو جتنی محبت مل رہی ہے۔ اس میں اس کے ڈرامے سے زیادہ اس کی سچی شاعری کا دخل ہے۔ وہ میری طرح بہت زیادہ ... سازی کے چکر میں نہیں پڑتا۔ اور نہ ... ہونے کا قائل ہے۔ وہ ... دیر تک ... کے بھنور میں رہتا ہے۔ ... وہ ... کرتا ہے، شاعری کرتا ہے۔

... میں ... تحریر کرتے ہوئے میں بے ربط ہو رہا ہوں مشکل وہ ... پتا ... کان میں گونجتی ہے۔ "تابش بھائی! ایک ... رہا ہے آپ دعا کیجئے گا" ... کتاب کی صورت میں آپ کے ہاتھوں میں ہے آپ ... محبت کرتے ہیں" میں وصی سے ... کرتا ہوں۔

عباس تابش

## دو شعر

یہ بھی ممکن ہے کسی روز نہ پہچانوں اُسے
وہ جو ہر بار نیا بھیس بدل لیتا ہے
بارہا مجھ سے کہا تھا مرے یاروں نے بھی
عشق دریا ہے جو بچوں کو نگل لیتا ہے



## کنگن

کاش میں تیرے حسیں ہاتھ کا کنگن ہوتا
تو بڑے پیار سے چاؤ سے بڑے مان کے ساتھ
اپنی نازک سی کلائی میں چڑھاتی مجھ کو
اور بے تابی سے فرقت کے خزاں لمحوں میں
تو کسی سوچ میں ڈوبی جو گھماتی مجھ کو
میں ترے ہاتھ کی خوشبو سے مہک سا جاتا
جب کبھی موڈ میں آ کر مجھے چوما کرتی
تیرے ہونٹوں کی میں حدت سے دہک سا جاتا
رات کو جب بھی تو نیندوں کے سفر پہ جاتی

qasarulkutub.blogspot.com

مرمریں ہاتھ کا اک تکیہ بنایا کرتی
میں ترے کان سے لگ کر کئی باتیں کرتا
تیری زلفوں کو ترے گال کو چوما کرتا
جب بھی تو بندِ قبا کھولنے لگتی جاناں
اپنی آنکھوں کو ترے حسن سے خیرہ کرتا
مجھ کو بے تاب سا رکھتا تری چاہت کا نشہ
میں تری روح کے گلشن میں مہکتا رہتا
میں ترے جسم کے آنگن میں کھنکتا رہتا
کچھ نہیں تو یہی بے نام سا بندھن ہوتا
کاش میں تیرے حسیں ہاتھ کا کنگن ہوتا



تم مری آنکھ کے تیور نہ بھلا پاؤ گے
ان کہی بات کو سمجھو گے تو یاد آؤنگا

ہم نے خوشیوں کی طرح دکھ بھی اکٹھے دیکھے
صفحۂ زیست کو پلٹو گے تو یاد آؤنگا

اس جدائی میں تم اندر سے بکھر جاؤ گے
کسی معذور کو دیکھو گے تو یاد آؤنگا

اسی انداز میں ہوتے تھے مخاطب مجھ سے
خط کسی اور کو لکھو گے تو یاد آؤنگا

میری خوشبو تمہیں کھولے گی گلابوں کی طرح
تم اگر خود سے نہ بولو گے تو یاد آؤنگا

qasarulkutub.blogspot.com

سرد راتوں کے مہکتے ہوئے سناٹوں میں
جب کسی پھول کو چومو گے تو یاد آؤنگا

آج تو محفلِ یاراں پہ ہو مغرور بہت
جب کبھی ٹوٹ کے بکھرو گے تو یاد آؤنگا

اب تو یہ اشک میں ہونٹوں سے چُرا لیتا ہوں
ہاتھ سے خُود اِنہیں پونچھو گے تو یاد آؤنگا

شال پہنائیگا اب کون دسمبر میں تمہیں
بارشوں میں کبھی بھیگو گے تو یاد آؤنگا

حادثے آئینگے جیون میں تو تم ہو کے نڈھال
کسی دیوار کو تھامو گے تو یاد آؤنگا

اس میں شامل ہے مرے بخت کی تاریکی بھی
تم سیہ رنگ جو پہنو گے تو یاد آؤنگا



سمندر میں اترتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
تری آنکھوں کو پڑھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

تمہارا نام لکھنے کی اجازت چھن گئی جب سے
کوئی بھی لفظ لکھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

تری یادوں کی خوشبو کھڑکیوں میں رقص کرتی ہے
ترے غم میں سلگتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

میں ہنس کے جھیل لیتا ہوں جدائی کی سبھی رسمیں
گلے جب اُس کے لگتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

نہ جانے ہو گیا ہوں اس قدر حساس میں کب سے
کسی سے بات کرتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

qasarulkutub.blogspot.com

وہ سب گزرے ہوئے لمحات مجھ کو یاد آتے ہیں
تمہارے خط جو پڑھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

میں سارا دن بہت مصروف رہتا ہوں مگر جونہی
قدم چوکھٹ پہ رکھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

ہر اک مفلس کے ماتھے پر الم کی داستانیں ہیں
کوئی چہرہ بھی پڑھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

بڑے لوگوں کے اونچے بدنما اور سرد محلوں کو
غریب آنکھوں سے تکتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

ترے کوچے سے اب میرا تعلق واجبی سا ہے
مگر جب بھی گزرتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

ہزاروں موسموں کی حکمرانی ہے مرے دل پر
وصی میں جب بھی ہنستا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں



# تمہیں جاناں اجازت ہے

تمہیں جاناں اجازت ہے۔۔۔۔!
کہ ان تاریک راہوں پر
تھکن سی خود میں پاؤ تو
اندھیروں سے کبھی دِل ڈول جائے
تھک سی جاؤ تو
مرے جلتے ہوئے لمحوں
مرے کنگال ہاتھوں سے چھڑا کے اپنے ہاتھوں کو
فضا کی نغمگی سے تم نئے گیتوں کو چُن لینا
حسیں پلکوں کی نوکوں پر نئے کچھ خواب بُن لینا

qasarulkutub.blogspot.com

کوئی اگر پوچھ لے میرا تو اُس سے ذکر مت کرنا
مرے جیون کی جلتی دوپہر سے بے غرض ہو کر
تم اپنی چاندنی راتوں میں جگنو پالتی رہنا
مری تنہائیوں کی وحشتوں کی فکر مت کرنا
تمہیں اس کی اجازت ہے
مرے سب خط جلادینا
مرے تحفوں کو دریا میں بہانا یا دبا دینا
مری ہر یاد کو دل سے کھرچنا اور مٹادینا
تمہیں بالکل اجازت ہے
کہ جب چاہو بھلادینا
مگر اتنی گزارش ہے
اگر ایسا نہ ہو جاناں
تو اچھا ہے۔۔۔!



اُس کے ہاتھوں سے جو خوشبوئے حنا آتی ہے
ایسا لگتا ہے کہ جنت سے ہوا آتی ہے

چومنے دار کو کس دھج سے چلا ہے کوئی
آج کس ناز سے مقتل میں قضا آتی ہے

نہ کبھی کوئی کرے تجھ سے ترے جیسا سلوک
ہاتھ اُٹھتے ہی یہی لب پہ دعا آتی ہے

qasarulkutub.blogspot.com

ترے غم کو یہ برہنہ نہیں رہنے دیتی
میری آنکھوں پہ جو اشکوں کی ردا آتی ہے

اُس کے چہرے کی تمازت بھی ہے شامل اِس میں
آج تپتی ہوئی ساون کی گھٹا آتی ہے

گھومنے جب بھی ترے شہر میں جاتی ہے ہوا
بین کرتی ہوئی واپس وہ سدا آتی ہے

ہے وہی بات ہر اک لب پہ بہت عام یہاں
ہم سے جو کہتے ہوئے ان کو حیا آتی ہے



قلم ہو تیغ ہو تیشہ کہ ڈھال مت چھینو
کبھی کسی سے کسی کا کمال مت چھینو

خوشی اِسی میں اگر ہے تو ہر خوشی لے لو
یہ دُکھ یہ درد یہ حُزن و ملال مت چھینو

اِسی خلش کے سبب پھر مجھے ابھرنا ہے
خدا کے واسطے عہدِ زوال مت چھینو

qasarulkutub.blogspot.com

میں چھوڑ سکتا نہیں ساتھ استقامت کا
مری اذان سے جوشِ بلال مت چھینو

ابھی کتاب نہ چھینو تم ان کے ہاتھوں سے
ہمارے بچوں کا حُسن و جمال مت چھینو

ہماری آنکھ میں یادوں کے زخم رہنے دو
ہمارے ہاتھ سے پھولوں کی ڈال مت چھینو

ابھی بجھاؤ نہ کینڈل نہ کیک کاٹو ابھی
کچھ اور دیر مرا پچھلا سال مت چھینو

# LAST CALL

کل ہمیشہ کی طرح اُس نے کہا یہ فون پر
میں بہت مصروف ہوں مُجھکو بہت سے کام ہیں
اس لئے تم آؤ مِلنے میں تو آسکتی نہیں
ہر روایت توڑ کر اِس بار میں نے کہہ دیا
تم جو ہو مصروف تو میں بھی بہت مصروف ہوں
تم جو ہو مشہور تو میں بھی بہت معروف ہوں
تم اگر غمگین ہو میں بھی بہت رنجور ہوں
تم تھکن سے چور تو میں بھی تھکن سے چور ہوں

qasarulkutub.blogspot.com

جانِ من ہے وقت میرا بھی بہت ہی قیمتی
کچھ پرانے دوستوں نے ملنے آنا ہے ابھی
میں بھی اب فارغ نہیں مجھ کو بھی لاکھوں کام ہیں
ورنہ کہنے کو تو سب لمحے تمہارے نام ہیں
میری آنکھیں بھی بہت بوجھل ہیں سونا ہے مجھے
رتجگوں کے بعد اب نیندوں میں کھونا ہے مجھے
میں لہو اپنی اناؤں کا بہا سکتا نہیں
تم نہیں آتیں تو ملنے میں بھی آسکتا نہیں
اس کو یہ کہہ کے وصّی میں نے ریسیور رکھ دیا
اور پھر اپنی انا کے پاؤں پہ سر رکھ دیا



## جو میری آنکھوں سے خواب دیکھو

جو میری آنکھوں سے خواب دیکھو
تو ایک بھی شب نہ سو سکو گے
کہ لاکھ چاہو نہ ہنس سکو گے
ہزار چاہو نہ رو سکو گے
کہ خواب کب ہیں عذاب ہیں یہ
مرے دکھوں کی کتاب ہیں یہ
رفاقتیں ان میں چھوٹتی ہیں
محبتیں ان میں روٹھتی ہیں

qasarulkutub.blogspot.com

پنپتی ہیں ان میں وحشتیں سی
اذیتیں ان میں پھوٹتی ہیں
انہی کے ڈر سے خزاں ہیں جذبے
انہی سے شاخیں سی ٹوٹتی ہیں
غموں کی بندش ہیں خواب میرے
دکھوں کی بارش ہیں خواب میرے
ابل رہا ہے دکھوں کا لاوا
رہین آتش ہیں خواب میرے
خیال سارے جھلس گئے ہیں
سلگتی خواہش ہیں خواب میرے
اکھڑتی سانسیں ہیں زندگی کی
لہو کی سازش ہیں خواب میرے
جو میری آنکھوں سے خواب دیکھو
تو ایک شب بھی نہ سو سکو گے



## میں بھی کتنا پاگل ہوں ناں۔۔!

جب بھی رات کو گھر آتا ہوں
اپنے دروازے پہ دستک دیتے لمحے
اکثر میری سوچ یہ مجھ سے کہتی ہے
آج تو دروازہ وہ کھولیگی
مجھ کو دیکھ کے مسکائے گی
میرا ماتھا چومے گی
شرمائے گی

qasarulkutub.blogspot.com

گھر میں داخل ہو کر میں بھی کوئی شرارت کر دوں گا

تو خود میں سمٹ کر رہ جائیگی

میں بھی کتنا پاگل ہوں ناں

کیا کیا سوچا کرتا ہوں

میں بھی کتنا پاگل ہوں ناں۔۔۔!!



# خیال رکھنا

ادھوری باتیں ہی زندگی ہیں

وہ گزری باتیں ہی زندگی ہیں

اگرچہ دل کی اداس اُجڑی ہوئی رُتوں میں

بکھر گئی ہیں

کئی زمانوں سے ساری باتیں

وہ گُزری باتیں

سلگتی شاموں کے جلتے بجھتے الاؤ میں

پگھل گئی ہیں

qasarulkutub.blogspot.com

ادھوری باتیں۔۔۔۔۔

ضروری باتیں۔۔۔۔

یہ خشک ہوتی ہوئی رگوں کی سیاہ قبروں میں نیم مردہ

ڈسی ہوئی خواہشوں کے ہمراہ

گُندھی ہوئی ہیں

یہ آنکھ کی پتلیوں میں تھک کے

کھٹکتی پلکوں پہ سو گئی ہیں

تمام باتیں درست جاناں

تمام خدشے بجا ہیں لیکن

ہر ایک امکانِ زندگی میں

رگوں میں اور رُوح کی زمیں میں

اِنہی کی یادیں بھٹک رہی ہیں

اِنہی کے دم سے ضعیف جذبوں، ٹھٹھرتے لفظوں

بجھی تمناؤں میں رمق ہے



اَدھوری باتیں ہی زندگی ہیں

وہ گزری باتیں ہی زندگی ہیں

خیال رکھنا۔۔۔!

اَدھوری باتیں بھلا نہ دینا

ضروری باتیں۔۔۔

وہ گزری باتیں بھلا نہ دینا

خیال رکھنا۔۔۔

خیال رکھنا۔۔۔!

qasarulkutub.blogspot.com

## دو شعر

جب تیری یاد میں مصرعہ کوئی لکھنے بیٹھا
میں نے کاغذ پہ بھی چھاؤں کا گُلستاں دیکھا

تو نے دیکھا ہے منڈیروں پہ چراغوں کو فقط
میں نے جلتا ہوا ہر دور میں اِنساں دیکھا



تیری جانب اگر چلے ہوتے
ہم نہ یوں در بدر ہوئے ہوتے

ساری دنیا ہے میری مٹھی میں
کون آئیگا اب ترے ہوتے

اور اب کیوں نہیں نبھاتے تم
اتنے وعدے نہیں کئے ہوتے

qasarulkutub.blogspot.com

پا لیا میں نے ساری دُنیا کو
کوئی خواہش نہیں ترے ہوتے

اُس کی آنکھوں میں بار پانے کو
کاش ہم خواب بن گئے ہوتے



دیارِ غیر میں کیسے تجھے صدا دیتے
تُو مل بھی جاتا تو آخر تجھے گنوا دیتے

تمہی نے ہم کو سُنایا نہ اپنا دُکھ ورنہ
دُعا وہ کرتے کہ ہم آسماں ہِلا دیتے

ہمیں یہ زعم رہا اب کے وہ پکاریں گے
اُنہیں یہ ضد تھی کہ ہر بار ہم صدا دیتے

qasarulkutub.blogspot.com

وہ تیرا غم تھا کہ تاثیر میرے لہجے کی
کہ جس کو حال سناتے اُسے رُلا دیتے

تمہیں بھلانا ہی اوّل تو دسترس میں نہیں !
جو اِختیار بھی ہوتا تو کیا بھلا دیتے ؟

ہم اپنے بچوں سے کیسے کہیں کہ یہ گڑیا
ہمارے بس میں جو ہوتی تو ہم دِلا دیتے

تمہاری یاد نے کوئی جواب ہی نہ دیا
مرے خیال کے آنسو رہے صدا دیتے

سماعتوں کو میں تا عُمر کوستا سیّد
وہ کچھ نہ کہتے مگر ہونٹ تو ہلا دیتے



بھنور کی گود میں جیسے کنارہ ساتھ رہتا ہے
کچھ ایسے ہی تمہارا اور ہمارا ساتھ رہتا ہے

محبت ہو کہ نفرت ہو اُسی سے مشورہ ہوگا
مری ہر کیفیت میں استخارہ ساتھ رہتا ہے

سفر میں عین ممکن ہے میں خود کو چھوڑ دوں لیکن
دُعائیں کرنے والوں کا سہارا ساتھ رہتا ہے

qasarulkutub.blogspot.com

مرے مولا نے مجھ کو چاہتوں کی سلطنت دے دی
مگر پہلی محبت کا خسارہ ساتھ رہتا ہے

اگر سیدؔ مرے لب پر محبت ہی محبت ہے
تو پھر یہ کس لئے نفرت کا دھارا ساتھ رہتا ہے



آج یوں موسم نے دی جشنِ محبت کی خبر
پھوٹ کر رونے لگے ہیں، میں، محبت اور تم

ہم نے جونہی کر لیا محسوس منزل ہے قریب
راستے کھونے لگے ہیں، میں، محبت اور تم

چاند کی کرنوں نے ہم کو اس طرح بوسہ دیا
دیوتا ہونے لگے ہیں، میں، محبت اور تم

qasarulkutub.blogspot.com

دھر گئے الزام جب سے اپنی حُرمت پر کوئی
بارشیں ڈھونے لگے ہیں میں، محبت اور تُم

آج پھر محرومیوں کی داستانیں اوڑھ کر
خاک میں سونے لگے ہیں میں، محبت اور تُم

کھو گئے انداز بھی، آواز بھی، الفاظ بھی
خامشی ڈھونے لگے ہیں میں، محبت اور تُم



# جان جاناں! تُم کہتی تھیں

جان جاناں
تُم کہتی تھیں
جانو! آپ! مرے بچے ہو
مجھ کو ایسا لگتا ہے تم اوڑھ کے میرے لہو کو
میرے بدن میں سوئے رہے ہو
میری روح کا نشہ پی کر میرے اندر کھوئے رہے ہو
میرے جسم کا ہی حصہ ہو

qasarulkutub.blogspot.com

جانِ جاناں! تُم کہتی تھیں
جانو! آپ مرے بچے ہو
لیکن ایسے
جس کو میں آنچل کے گوشوں میں تو چھپا کر رکھ سکتی ہوں
جس کو آنکھ کی پتلی میں پنہاں تو کر سکتی ہوں لیکن
اِس بچے کو
جانو آپ کو
دُنیا کی نظروں میں لانا نہیں ہے ممکن
بڑا کٹھن ہے
اِس دھرتی کی ظالم رسمیں
سب جھگڑے اور سبھی مسائل
کب تسلیم نہیں ہیں مجُھ کو
لیکن جاناں
یہ بتلاؤ
کیا کوئی ماں



اپنے بچے کو سردی میں
کھُلی ہوئی ویران سڑک پر
رات کی بھیگی تنہائی میں
سَن سَن کرتی ہوا کے جھونکوں کے مقتل میں
چھوڑ کے تنہا
منزل والی روشن راہ پہ چل سکتی ہے
کیا کوئی ماں
ایسا بھی کچھ کر سکتی ہے
لیکن تم نے یہی کیا ہے
جانِ جاناں۔۔۔۔!!

qasarulkutub.blogspot.com

# ایک شعر

میں ترے ہونٹ کے جس تل کو بہت چومتا تھا
اب وہ خوابوں میں چمکتا ہے ستارے کی طرح



# Bongoo Tycoon

جب میں گھر سے نکل رہا تھا
چلتے چلتے
میرے سینے سے ہٹتے پل
دھیرے سے اِک سرگوشی میں
اُس نے کہا تھا
دیکھیں چاہے کچھ ہو جائے
روز مجھے Ring کیے گا
پھر جب اُس کے ہاتھ اور نظریں
دونوں میری ٹائی پر تھیں

qasarulkutub.blogspot.com

کہنے لگی

"آپ نہیں ہوتے ہیں تو میں بالکل خالی ہو جاتی ہوں"

چھوڑ نہیں سکتے یہ Business

آپ مجھے کیوں تڑپاتے ہیں

اچھا دیکھیں یوں کرتے ہیں

اِک دن خط اور اِک دِن فون

میں نے اُس کو بوسہ دے کر

اُس سے کہا تھا

اب کے چاہے کچھ ہو جائے

خط لکھوں گا فون کرونگا

ہائے لیکن خود سر فطرت

اور کچھ کاروبار کے جھنجھٹ

ناں تو اُس کو فون کیا تھا



اور نہ کوئی خط لکھ پایا

ناں کوئی Message ناں ہی کارڈ

اب جو گھر کو لوٹ رہا ہوں

سوچ رہا ہوں

تنہائی کے یہ دو ہفتے

اُس پر صدیوں جیسے ہونگے

لیکن یہ بھی جانتا ہے دل

اُس کو بے حد شکوے ہوں گے

تڑپی ہو گی

چھپ چھپ کر تکیے میں راتوں کو روئی ہو گی

خفا خفا سی

لیکن گھر میں داخل ہو کر

جب میں اُس کے ماتھے پر اک بوسہ دونگا

اُن ہونٹوں پر ہونٹ رکھوں گا

اور کہوں گا

qasarulkutub.blogspot.com

”یاد مجھے تم یاد آئیں تھیں
لمحے لمحے میں سو بار“
بس اتنا ہی کہنا ہوگا
اور وہ پگلی
اپنا سب کچھ سونپ کے مُجھ کو
میرے سینے لگ جائیگی
پھر جب اُس کے ہاتھ اور نظریں
دونوں میرے سینے کے بالوں پر ہوں گے
(وہ سینہ جو اُن اشکوں سے بھیگا ہوگا)
سرگوشی میں مُجھ سے کہے گی
آپ بھلے اب کچھ بھی کرلیں
ہرگز اب ناں جانے دوں گی
سچی آپ تو بہت بُرے ہیں
بہت بُرے ہیں
”ہیں ناں بونگو“۔۔۔۔۔۔!



سوچتا ہوں کہ اُسے نیند بھی آتی ہوگی
یا مری طرح فقط اشک بہاتی ہوگی

وہی مری شکل مرا نام بھلانے والی
اپنی تصویر سے کیا آنکھ ملاتی ہوگی

اس زمیں پر بھی ہے سیلاب مرے اشکوں سے
میرے ماتم کی صدا عرش ہلاتی ہوگی

شام ہوتے ہی وہ چوکھٹ پہ جلا کر شمعیں
اپنی پلکوں پہ کئی خواب سجاتی ہوگی

qasarulkutub.blogspot.com

آپ نے سلوا بھی لئے ہونگے سیاہ رنگ لباس
اب محرم کی طرح عید مناتی ہوگی

ہوتی ہوگی مرے بوسے کی طلب میں پاگل
جب بھی زلفوں میں کوئی پھول سجاتی ہوگی

میرے تاریک زمانوں سے نکلنے والی
روشنی تجھ کو مری یاد دلاتی ہوگی

دل کی معصوم رگیں خود ہی سلگتی ہونگی
جونہی تصویر کا کونہ وہ جلاتی ہوگی

رُوپ دے کر مجھے اُس میں کسی شہزادے کا
اپنے بچوں کو کہانی وہ سُناتی ہوگی



ہزاروں دُکھ پڑیں سَہنا محبت مَر نہیں سکتی
ہے تُم سے بَس یہی کہنا محبت مَر نہیں سکتی

ترا ہر بار میرے خط کو پڑھنا اور رو دینا
مرا ہر بار لکھ دینا محبت مَر نہیں سکتی

کیا تھا ہم نے کیمپس کی ندی پہ اک حسیں وعدہ
بھلے ہم کو پڑے مَرنا محبت مَر نہیں سکتی

qasarulkutub.blogspot.com

جہاں میں جب تلک پنچھی چہکتے اُڑتے پھرتے ہیں
ہے جب تک پھول کا کھلنا محبت مر نہیں سکتی

پُرانے عہد کو جب زندہ کرنے کا خیال آئے
مجھے بس اِتنا لکھ دینا محبت مر نہیں سکتی

وہ تیرا ہجر کی شب فون رکھنے سے ذرا پہلے
بہت روتے ہوئے کہنا محبت مر نہیں سکتی

اگر ہم حسرتوں کی قبر میں ہی دفن ہو جائیں
تو یہ کتبوں پہ لکھ دینا محبت مر نہیں سکتی

پُرانے رابطوں کو پھر نئے وعدے کی خواہش ہے
ذرا اِک بار تو کہنا محبت مر نہیں سکتی

گئے لمحات فرصت کے کہاں سے ڈھونڈ کر لاؤں
وہ پہروں ہاتھ پر لکھنا محبت مر نہیں سکتی



کتنی زُلفیں کھُلیں کتنے آنچل اُڑے چاند کو کیا خبر
کتنا ماتم ہوا کتنے آنسو بہے چاند کو کیا خبر

مدتوں اُس کی خواہش میں چلتے رہے ہاتھ آتا نہیں
چاہ میں اُس کی پیروں میں ہیں آبلے چاند کو کیا خبر

وہ جو نکلا نہیں تو بھٹکتے رہے ہیں مُسافر کئی
اور لُٹتے رہے ہیں کئی قافلے چاند کو کیا خبر

qasarulkutub.blogspot.com

وہ تو اپنی ہی نگری میں مدہوش ہے کب سے خاموش ہے
کون راجہ بنا کتنے سید لٹے، چاند کو کیا خبر

اِس کو دعویٰ بہت میٹھے پن کا وصی چاندنی سے کہو
اِس کی کرنوں سے کتنے ہی گھر جل گئے چاند کو کیا خبر



مجھ کو معلوم ہے تم بدل جاؤ گے جا کے پردیس میں
چاہتوں کی حدوں سے نکل جاؤ گے جا کے پردیس میں

راکھ ہو جائیگی قربتوں میں مہکتی ہوئی زندگی
ہجر کی آگ میں تم پگھل جاؤ گے جا کے پردیس میں

سب کو بھولو گے پر اپنے پیاروں کی جب تم کو یاد آئیگی
خود بھی پتوں کی صورت مچل جاؤ گے جا کے پردیس میں

qasarulkutub.blogspot.com

اپنی پہچان کو خواہشوں کے سمندر میں گر کھو دیا
داستانوں میں پھر تم بھی ڈھل جاؤ گے جا کے پردیس میں

عین ممکن ہے جب تم وہاں جاؤ تو اور بڑھ جائیں دُکھ
کس نے تم سے کہا ہے بہل جاؤ گے جا کے پردیس میں

یہ بتا دوں تمہیں سردیاں آگ برسائیں گی اس جگہ
سوچ لو اب بھی تم ورنہ جل جاؤ گے جا کے پردیس میں

تم پہ یوں ہاتھ ڈالیں گی تنہائیاں ایک وقت آئیگا
کوئی آہٹ بھی ہوگی دہل جاؤ گے جا کے پردیس میں



کل عجب سانحہ سا ہوا ریت پر
نام تیرا نہیں لکھ سکا ریت پر

اُس کی آواز سے تھم گئے ہیں قدم
پھر سے اس نے مجھے دی صدا ریت پر

اُس کی آنکھوں سے شعلے نکلتے رہے
ناچتی رہ گئی کل گھٹا ریت پر

qasarulkutub.blogspot.com

تو نے جو بھی ہوا سے کہا رہ گیا
مٹ گیا میں نے جو بھی لکھا ریت پر

میں تمہیں چومنا چاہتا ہوں ابھی
اُس نے مجھ سے یہ اِک دن کہا ریت پر

اب یہ صحرا ہی تیرے مقدر میں ہیں
تو نے مانگی ہی کیوں تھی دُعا ریت پر

ایک شعلہ اُٹھا اُس جگہ سے وصیؔ
میرا آنسو جہاں گر گیا ریت پر



# خواب اور خُوشبو

خواب اور خُوشبو

دونوں ہی آزاد رہو ہیں

دونوں قید نہیں ہو سکتے

میرے خواب

تمہاری خُوشبو۔۔۔۔۔!

qasarulkutub.blogspot.com

## دو شعر

اندھیری رات میں رہتے تو کتنا اچھا تھا
ہم اپنی ذات میں رہتے تو کتنا اچھا تھا

دکھوں نے بانٹ لیا ہے تمہارے بعد ہمیں
تمہارے ہات میں رہتے تو کتنا اچھا تھا



## یاد

شب کے پچھلے پہر تک
میں لیتا رہا ہچکیاں
اور پھر سو گئے تم

qasarulkutub.blogspot.com

# تین شعر

جب تمہاری آنکھ ہو گہرے سمندر کی طرح
کیوں نہ لگتا ہو سمندر دیدۂ تر کی طرح

اِس لئے روشن کیا ہے تیرے چہرے کا چراغ
دوپہر تاریک ہے میرے مقدر کی طرح

ناشناسا جس کی دیواریں ہیں در بھی اجنبی
وہ ملا مجھ کو ہمیشہ اِک نئے گھر کی طرح



مری وفا نے کھلائے تھے جو گُلاب سارے جھُلس گئے ہیں
تمہاری آنکھوں میں جس قدر تھے وہ خواب سارے جھُلس گئے ہیں

مری زمیں کو کسی نئے حادثے کا ہے انتظار شاید
گناہ پھلنے لگے ہیں اجر و ثواب سارے جھُلس گئے ہیں

جو تم گئے تو مری نظر پہ حقیقتوں کے عذاب اُترے
یہ سوچتا ہوں کہ کیا کرونگا سراب سارے جھُلس گئے ہیں

qasarulkutub.blogspot.com

یہ معجزہ صرف ایک شب کی مسافتوں کے سبب ہوا ہے
تمہارے اور میرے درمیاں کے حجاب سارے جھلس گئے ہیں

اُسے بتانا کہ اُس کی یادوں کے سارے صفحے جلا چکا ہوں
کتابِ دل میں رقم تھے جتنے وہ باب سارے جھلس گئے ہیں

نظر اُٹھاؤں میں جس طرف بھی مہیب سائے ہیں ظلمتوں کے
یہ کیا کہ میرے نصیب کے ماہتاب سارے جھلس گئے ہیں

تمہاری نظروں کی یہ تپش ہے کہ میرے لفظوں پہ آبلے ہیں
سوال سارے جھلس گئے ہیں جواب سارے جھلس گئے ہیں

یہ آگ خاموشیوں کی کیسی تمہاری آنکھوں میں تیرتی ہے
تمہارے ہونٹوں پہ درج تھے جو نصاب سارے جھلس گئے ہیں



تمام شہر میں اب تو ہے راج کانٹوں کا
مجھے قبول نہیں یہ سماج کانٹوں کا

چلو یہ سوچ کے تو تسلی ہوئی مرے دل کو
اسی میں خوش ہوں کہ پایا خراج کانٹوں کا

ہمارے پھول سے چہروں کو نوچنے والو
کبھی تو تم پہ بھی اترے اناج کانٹوں کا

qasarulkutub.blogspot.com

سنبھال سکتے نہیں ہم یہ غم کی جاگیریں
اُتار لیجیے سر سے یہ تاج کانٹوں کا

یہ اور بات کہ گل کی طرح مہکتے رہے
وگرنہ رکھتے تھے ہم بھی مزاج کانٹوں کا

بہت عجیب سے لہجے میں بات کرتا ہے
ہے آج پھول میں کچھ امتزاج کانٹوں کا



میری آنکھوں کے سمندر میں جلن کیسی ہے
آج پھر دِل کو تڑپنے کی لگن کیسی ہے

اب کسی چھت پہ چراغوں کی قطاریں بھی نہیں
اب ترے شہر کی گلیوں میں گھٹن کیسی ہے

برف کے روپ میں ڈھل جائیں گے سارے رشتے
مجھ سے پوچھو کہ محبت کی اگن کیسی ہے

qasarulkutub.blogspot.com

میں تیرے وَصل کی خواہش کو نہ مَرنے دونگا
موسمِ ہجر کے لہجے میں تھکن کیسی ہے

رہگزاروں میں جو بچھتی رہی کانٹوں کی رِدا
اُس کی مجبور سی آنکھوں میں چبھن کیسی ہے

مجھے معصوم سی لڑکی پہ ترس آتا ہے
اِسے دیکھو تو محبت میں مگن کیسی ہے



کِسی کی آنکھ سے سپنے چُرا کر کچھ نہیں ملتا
مُنڈیروں سے چِراغوں کو بُجھا کر کچھ نہیں مِلتا

ہماری سوچ کی پَرواز کو روکے نہیں کوئی
نئے افلاک پر پہرے بٹھا کر کچھ نہیں مِلتا

کوئی اک آدھ سپنا ہو تو پھر اچھا بھی لگتا ہے
ہزاروں خواب آنکھوں میں سجا کر کچھ نہیں ملتا

qasarulkutub.blogspot.com

سکوں اُن کو نہیں ملتا کبھی پردیس جا کر بھی
جنہیں اپنے وطن سے دِل لگا کر کچھ نہیں ملتا

اُسے کہنا کہ پلکوں پہ نہ ٹانکے خواب کی جھالر
سمندر کے کنارے گھر بنا کر کچھ نہیں ملتا

یہ اچھا ہے کہ آپس کے بھرم ناں ٹوٹے پائیں
کبھی بھی دوستوں کو آزما کر کچھ نہیں ملتا

نہ جانے کون سے جذبے کی یوں تسکین کرتا ہوں
بظاہر تو تمہارے خط جلا کر کچھ نہیں ملتا

فقط تم سے ہی کرتا ہوں میں ساری راز کی باتیں
ہر اک کو داستانِ دِل سُنا کر کچھ نہیں ملتا

عمل کی سوکھتی رگ میں ذرا سا خُون شامل کر
مرے ہمدم فقط باتیں بنا کر کچھ نہیں ملتا



اُسے میں پیار کرتا ہوں تو مجھ کو چین آتا ہے
وہ کہتا ہے اُسے مجھ کو ستا کر کچھ نہیں ملتا

مجھے اکثر ستاروں سے یہی آواز آتی ہے
کسی کے ہجر میں نیندیں گنوا کر کچھ نہیں ملتا

جگر ہو جائیگا چھلنی یہ آنکھیں خون روئیں گی
وصّی بے فیض لوگوں سے نبھا کر کچھ نہیں ملتا

qasarulkutub.blogspot.com

## ایک شعر

دو کے بجائے چائے بنائی ہے ایک کپ
افسوس آج تو بھی فراموش ہو گیا



## مرثیہ

میں وہ ننھا بچہ ہوں
بول نہیں سکتا ہے جو
اور ایک اُجڑے اسٹیشن پر
اپنی ماں سے بچھڑ گیا ہے
ماں بے چاری
جانے کب سے
مجھ کو چلتی گاڑی میں ہی ڈھونڈ رہی ہے

qasarulkutub.blogspot.com

# تین شعر

جب سے ترے خیال کا موسم ہوا ہے دوست
دُنیا کی دُھوپ چھاؤں سے آگے نکل گئے

مُڑ مُڑ کے اب بھی کھیت صدائیں دیا کیے
اب کے بھی تیرے گاؤں سے آگے نکل گئے

ہم کو پلٹ کے دیکھنا مشکل سا ہو گیا
شاید تری صداؤں سے آگے نکل گئے



# سُپردگی

آج وہ مدت بعد آئی بھی
بس یہ کہنے
جاناں!
میرے سارے خط لوٹا دو
سب تصویریں قلم کتائیں

qasarulkutub.blogspot.com

واپس کر دو سارے تحفے

مجھ سے سب کچھ مانگنے والی

جاتے جاتے

میرے کمرے کی چوکھٹ پر

چھوڑ گئی ہے

”اپنا آپ“



دُکھ دَرد میں ہمیشہ نکالے تمہارے خط
اور مِل گئی خُوشی تو اُچھالے تمہارے خَط

سب چُوڑیاں تمہاری سمندر کو سَونپ دیں
اور کر دِیئے ہوا کے حَوالے تمہارے خَط

میرے لہو میں گُونج رہا ہے ہر ایک لفظ
میں نے رَگوں کے دَشت میں پالے تمہارے خَط

qasarulkutub.blogspot.com

یوں تو ہیں بے شمار وفا کی نشانیاں
لیکن ہر ایک شے سے نرالے تمہارے خط

جیسے ہو عمر بھر کا اثاثہ غریب کا
کچھ اِس طرح سے میں نے سنبھالے تمہارے خط

اہلِ ہنر کو مجھ پہ وصی اعتراض ہے
میں نے جو اپنے شعر میں ڈھالے تمہارے خط

پروا مجھے نہیں ہے کسی چاند کی وصی
ظلمت کے دشت میں ہیں اُجالے تمہارے خط



دُکھ درد کے ماروں سے مرا ذکر نہ کرنا
گھر جاؤ تو یاروں سے مرا ذِکر نہ کرنا

وہ ضبط نہ کر پائیں گی آنکھوں کے سمندر
تم راہ گُزاروں سے مرا ذِکر نہ کرنا

پھولوں کے نشیمن میں رہا ہوں میں سدا سے
دیکھو کبھی خاروں سے مرا ذِکر نہ کرنا

شاید یہ اندھیرے ہی مجھے راہ دِکھائیں
اب چاند سِتاروں سے مرا ذِکر نہ کرنا

وہ میری کہانی کو غلط رنگ نہ دے دیں
افسانہ نگاروں سے مرا ذِکر نہ کرنا

شاید وہ مرے حال پہ بے ساختہ رو دیں
اِس بار بہاروں سے مرا ذِکر نہ کرنا

لے جائیں گے گہرائی میں تُم کو بھی بہا کر
دریا کے کناروں سے مرا ذِکر نہ کرنا

وہ شخص ملے تو اُسے ہر بات بتانا
تُم صرف اشاروں سے مرا ذِکر نہ کرنا



گلِ زباں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے
تمہاری "ہاں" پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

درخت پر جو کبھی چوڑیوں سے ڈالا تھا
اُس اِک نشاں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

یہ ایک ہم کہ نئی بولیاں سدا بولیں
تری زباں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے
سلگ رہی ہیں ذہن میں قبائیں لفظوں کی
مگر زباں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

تمہارے آنے پہ سورج کے ہاتھ چمکیں گے
مرے مکاں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

qasarulkutub.blogspot.com

ہر ایک سمت پگھلنے لگے ہیں سناٹے
ترے بیاں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

جہاں جہاں تری خوشبو کے رنگ بکھرے ہیں
وہاں وہاں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

تری جدائی کے پل سے ہوا ہے عشق حنوط
کہ اِس جہاں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

وہ "ہاں" کریگی بہاروں میں اُس کا وعدہ تھا
اُس ایک "ہاں" پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

وہ مجھ کو سونپ گیا فرقتیں دسمبر میں
درختِ جاں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

ہمارے لب تو دعائیں جلائے رکھتے ہیں
پر آسماں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے



# تب یاد بہت تم آتے ہو

جب رات کی ناگن ڈستی ہے
نس نس میں زہر اُترتا ہے
جب چاند کی کرنیں تیزی سے
اِس دل کو چیر کے آتی ہیں
جب آنکھ کے اندر ہی آنسو
زنجیروں میں بندھ جاتے ہیں
سب جذبوں پہ چھا جاتے ہو

qasarulkutub.blogspot.com

تب یاد بہت تم آتے ہو

جب درد کی جھانجر بجتی ہے

جب رقص غموں کا ہوتا ہے

خوابوں کی تال پہ سارے دُکھ

وحشت کے ساز بجاتے ہیں

گاتے ہیں خواہش کی لے میں

مستی میں جھومتے جاتے ہیں

سب جذبوں پر چھا جاتے ہو

تب یاد بہت تم آتے ہو

تب یاد بہت تم آتے ہو



# Wel Come

رات کا پچھلا پہر ہے

ماتمی لباس اوڑھے

درد کی اُن وادیوں سے

وحشتوں کے راستے

لڑکھڑاتی

ڈگمگاتی

qasarulkutub.blogspot.com

بادل جھومے

بین کرتی

چاندنی کو ساتھ لے کر

میری جانب چل پڑی ہے

آ رہی ہے

تیری یاد



# تمہارے لئے ایک نظم

دیکھیں جانو آپ اس بار

جلدی جلدی خط لکھے گا

ورنہ۔۔۔۔۔ ورنہ۔۔۔۔۔!

ورنہ میں کیا کر سکتی ہوں؟

رووں گی بس۔۔۔!

اب سے کتنے موسم پیچھے

میں اس کے خط پر روئی

شاید پورا ہفتہ میری آنکھیں بھیگ رہی تھی

اور اب اتنے برسوں بعد

qasarulkutub.blogspot.com

آج پرانے درد کھنگالے
پچھلے کتنے گھنٹوں سے
اپنی اُس نادانی پر میں
رہ رہ کر ہنس پڑتا ہوں
لیکن دور کہیں آنکھوں میں
انجانا سا آنسو اب بھی
اُٹھتا ہے اور دب جاتا ہے
چھپ جاتا ہے
جیسے کتنے موسم پیچھے
شاید پورا ہفتہ میری آنکھ میں لالی رچی رہی تھی



## پاگل لڑکی

پہلے میرے خط کے اُس نے
اِک انجانے خوف سے ڈر کر
ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے

اب
ایک حسیں احساس کے تابع
جس کا کوئی نام نہیں ہے
پچھلے کتنے ہی گھنٹوں سے
دروازے کی اوٹ میں چھپ کر
ٹکڑے جوڑ رہی ہے۔۔۔ پاگل

qasarulkutub.blogspot.com

## ایک شعر

کہتے ہو کہ بچھڑے کوئی مدت نہیں گزری
لگتا ہے کبھی تم نے کیلنڈر نہیں دیکھا



## دیا جلانا

میں جانتا ہوں کہ اب چھتوں پر
دیے جلانے کی رسم باقی نہیں رہی ہے
اگر تمہیں میری یاد آئے
تو یاد رکھو ـــــ!
تم اپنی آنکھوں سے
آنسوؤں کے چمکتے موتی نہ گرنے دینا
بس اتنا کرنا

qasarulkutub.blogspot.com

کہ اپنی چھت پہ
مری محبت کی نظم گا کر
مری رفاقت کو یاد کر کے

دیا جلانا
تم اپنی چھت پر کسی بھی کونے میں بیٹھ کر
اِک دیا جلانا۔۔۔۔!



# اُس کے بیٹے کیلئے ایک نظم

اے مرے چاند کی آغوش سے اُبھرے ہوئے چاند
تیرے آنے سے مری شوخ کی سب مُسکانیں
اُس کے مرجھائے ہوئے چہرے پہ لوٹ آئی ہیں
تو نے ہی اُس کے سلگتے ہوئے سب زخموں پر
اپنا نازک سا مہکتا ہوا مرہم رکھا
گویا صحراؤں میں برسات کا موسم رکھا
وقت کی آندھی نے اِک پھول مرے آنگن کا
گلشنِ غیر کے زندان میں لا پھینکا تھا
میں کہ جگنو تھا چھِنے مجھ سے اُجالے میرے

qasarulkutub.blogspot.com

کھو گئے جانے کہاں سارے اُجالے میرے
وہ کہ تتلی تھی کبھی رنگوں سے محروم ہوئی
ہجر کے درد میں دِن رات وہ مغموم ہوئی
بکھری بکھری سی وہ رہتی تھی مری سوچوں میں
تیرے آنے سے مری شوخ نے خوشیاں پائیں
تو جو ہنستا ہے تجھے دیکھ کے جی اُٹھتی ہے
تو جو روتا ہے تو گھبرا کے بکھر جاتی ہے
مجھ سے وابستہ جو کرتی تھی مقدر اپنا
اب سمجھتی ہے فقط تجھ کو سکندر اپنا
اب تری ذات سے منسوب ہیں سانسیں اُس کی
اور کھلتی ہیں ترے قُرب میں بانہیں اُس کی
اے مرے چاند کی آغوش میں کھلتے ہوئے چاند
تو نے مجھ پر عجب احسان کیا ہے پیارے
اب ترے قُرب میں وہ مجھ کو بھلا تو دے گی
ہجر کے جلتے ہوئے دیپ بجھا تو دے گی



# مجھے ہر کام سے پہلے

مجھے ہر کام سے پہلے
سحر سے شام سے پہلے
یہی اک کام کرنا ہے
تمہارا نام لینا ہے
تمہی کو یاد کرنا ہے
کہ جب بھی درد پینا ہے

qasarulkutub.blogspot.com

جب بھی زخم سینا ہے
غمِ دنیا سے گھبرا کر
مجھے جب جام لینا ہے
تمہارا نام لینا ہے
تمہی کو یاد کرنا ہے
تمہاری یاد ہے دِل میں
کہ اِک صیاد ہے دِل میں
کوئی برباد ہے دِل میں
اُسے آباد کرنا ہے
تمہارا نام لینا ہے
تمہی کو یاد کرنا ہے



# تیری یادوں سے کیا نہیں سیکھا؟

بے سبب تو نہ تھیں تری یادیں
تیری یادوں سے کیا نہیں سیکھا
ضبط کا حوصلہ بڑھا لینا
آنسوؤں کو کہیں چھپا لینا
کانپتی ڈولتی صداؤں کو
چپ کی چادر سے ڈھانپ کر رکھنا
بے سبب بھی کبھی کبھی ہنسنا
جب بھی ہو بات کوئی تلخی کی
موضوعِ گفتگو بدل دینا
بے سبب تو نہ تھیں تری یادیں
تیری یادوں سے کیا نہیں سیکھا

qasarulkutub.blogspot.com

# ایک شعر

دھوئیں کی لہر پہ تصویر رقص کرتی رہی
وہ سگرٹوں کے تسلسل میں یاد آتا رہا



یہ کب کہا تھا نظاروں سے خوف آتا ہے
مجھے تو چاند ستاروں سے خوف آتا ہے

میں دشمنوں کے کسی وار سے نہیں ڈرتا
مجھے تو اپنے ہی یاروں سے خوف آتا ہے

خزاں کا جبر تو سینے پہ روک لیتے ہیں
ہمیں اُداس بہاروں سے خوف آتا ہے

ملے ہیں دوستو بیساکھیوں سے غم اِتنے
مرے بدن کو سہاروں سے خوف آتا ہے

میں اِلتفات کی خندق سے دُور رہتا ہوں
تعلقات کے غاروں سے خوف آتا ہے

qasarulkutub.blogspot.com

## دو شعر

مُجھ کو بھی خوفِ ترکِ تعلّق نے آ لیا
وہ بھی اسی خیال سے اوروں کی ہو گئی
پہلے تو اُس کے ہاتھ کی مشعل بُجھی و ہیں
پھر یوں ہوا کہیں مری تقدیر کھو گئی



میں ہوں ترا خیال ہے اور چاند رات ہے
دِل درد سے نڈھال ہے اور چاند رات ہے

آنکھوں میں چُبھ گئیں تری یادوں کی کرچیاں
کاندھوں پہ غم کی شال ہے اور چاند رات ہے

دِل توڑ کے خوش نظاروں کا کیا ملا؟
شبنم کا یہ سوال ہے اور چاند رات ہے

پھر تتلیاں سی اُڑنے لگیں رتجگے خواب سے
پھر خواہشِ وصال ہے اور چاند رات ہے

qasarulkutub.blogspot.com

یہیں کی نہر پہ ہے ترا ہاتھ ہاتھ میں
موسم بھی لازوال ہے اور چاند رات ہے

ہر اِک کلی نے اوڑھ لیا ماتمی لباس
ہر پھول پر ملال ہے اور چاند رات ہے

میری تو پور پور میں خوشبو سی بس گئی
اُس پر ترا خیال ہے اور چاند رات ہے

چھلکا سا پڑ رہا ہے وصّی وحشتوں کا رنگ
ہر چیز پہ زوال ہے اور چاند رات ہے



فلک پہ چاند کے ہالے بھی سوگ کرتے ہیں
جو تو نہیں تو اُجالے بھی سوگ کرتے ہیں

تمہارے ہاتھ کی چوڑی بھی بین کرتی ہے
ہمارے ہونٹ کے تالے بھی سوگ کرتے ہیں

نگر نگر میں وہ بکھرے ہیں ظلم کے منظر
ہماری روح کے چھالے بھی سوگ کرتے ہیں

qasarulkutub.blogspot.com

اسے کہو کہ ستم میں وہ کچھ کمی کر دے
کہ ظلم توڑنے والے بھی سوگ کرتے ہیں

تم اپنے دُکھ پہ اکیلے نہیں ہو افسردہ
تمہارے چاہنے والے بھی سوگ کرتے ہیں



## آدھا چاند اور پورا دُکھ

جب سے تم بچھڑے ہو تب سے
آدھا چاند اگر دیکھوں تو
میری آنکھیں بھر آتی ہیں

qasarulkutub.blogspot.com

## دو شعر

ہر ایک شب مری تازہ عذاب میں گزری
تمہارے بعد تمہارے ہی خواب میں گزری
میں ایک پھول ہوں وہ مجھ کو رکھ کے بھول گیا
تمام عمر اُسی کی کتاب میں گزری



## تنبیہہ

اے دلکش معصوم لڑکیو۔۔۔! تم
کبھی کسی سے بھی دُکھ نہ کہنا
اِن آنچلوں سے
کھنکتی رنگین چوڑیوں سے
بدن کی اپنی ہی خوشبوؤں سے
پلک کے اُٹھنے پلک جھپکنے
کی ساعتوں سے
چھتوں کے کونوں میں چھپ کے بیٹھی
وہ شوخ و شنگ اور ناز پرور سی چاندنی سے
دیوں کی لَو سے

qasarulkutub.blogspot.com

یا اُن کُتب سے جن میں پھولوں کے تتلیوں کے حسین دُکھ ہوں
پلنگ پہ سلوٹوں بھری صاف چادروں سے
گداز تکیوں سے جن میں زلفوں کی خوشبوئیں رقص کر رہی ہوں
تم آئینوں اور جگنوؤں سے
سہیلیوں اور دوستوں سے
کبھی بھی معصوم لڑکیو۔۔۔تم۔۔۔!
وہ دُکھ نہ کہنا
سیاہ راتوں میں جس کو اپنی
اُداس آنکھوں سے
اپنے ہی دِل کی دھڑکنوں سے
چھپا چھپا کر بکھر رہی تھیں
کبھی بھی دیکھو وہ دُکھ نہ کہنا
کبھی بھی اے لڑکیو۔۔۔۔!
وگرنہ۔۔۔!۔۔۔!۔۔۔!



ابھی تو عشق میں ایسا بھی حال ہونا ہے
کہ اشک روکنا تم سے محال ہونا ہے

ہر ایک لب پہ ہیں میری وفا کے افسانے
ترے ستم کو ابھی لازوال ہونا ہے

بجا کہ خار ہیں لیکن بہار کی رُت میں
یہ طے ہے اب کے ہمیں بھی نہال ہونا ہے

تمہیں خبر ہی نہیں تم تو لوٹ جاؤ گے
تمہارے ہجر میں لمحہ بھی سال ہونا ہے

qasarulkutub.blogspot.com

ہماری روح پہ جب بھی عذاب اُتریں گے
تمہاری یاد کو اِس دِل کی ڈھال ہونا ہے

کبھی تو روئے گا وہ بھی کسی کی بانہوں میں
کبھی تو اُس کی ہنسی کو زوال ہونا ہے

ملیں گی ہم کو بھی اپنے نصیب کی خوشیاں
بس اِنتظار ہے کب یہ کمال ہونا ہے

ہر ایک شخص چلے گا ہماری راہوں پر
محبتوں میں ہمیں وہ مثال ہونا ہے

زمانہ جس کے خم و پیچ میں اُلجھ جائے
ہماری ذات کو ایسا سوال ہونا ہے

وصیؔ یقین ہے مجھ کو وہ لوٹ آئے گا
اُسے بھی اپنے کیے کا ملال ہونا ہے



## واپسی کا نوحہ

تم سے میری بات ہوئی تھی
تم نے مجھ کو سمجھایا تھا
اپنی ذات سے باہر نکلو
گھر کو لوٹو
گھر کو دیکھو

qasarulkutub.blogspot.com

اور بھی لوگ تمہارے دم سے زندہ ہیں
تم میں اپنی ساری خوشیاں
دیکھ رہے ہیں
سوچ لیا ہے
دیکھ لیا ہے
لوٹ آیا ہوں
لیکن میرے اندر کوئی ٹوٹ گیا ہے



## ایک شعر

اُس نے یہ میری محبت کو نیا موڑ دیا
آج میرے لئے یادوں کو کھلا چھوڑ دیا

qasarulkutub.blogspot.com

# ضد

جانے کیوں پندرہ کا تنہا
اور اُداسی پہنے چاند
مُجھ کو اچھا لگتا ہے
شاید یوں
چودہ تو اب میری ضد ہے
کیونکہ چودہ کا خوش چاند
اُس کو اچھا لگتا تھا



میں اِس حصار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں
تمہارے پیار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

ترے گاؤں کے علاوہ بھی اور قریے ہیں
جو اِس دیار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

تمہارے ہجر کی صدیاں تمہارے وصل کے دِن
میں اِس شمار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

qasarulkutub.blogspot.com

رچا ہوا ہے ترا عشق میری پوروں میں
میں اس خمار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

یہ میرا جسم کہ ماتم سرائے حسرت ہے
میں اس مزار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

یہ مجھ میں کون مرے رات دن سنبھالتا ہے
اس اختیار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

تمہارے جسم کی خوشبو نے کر دیا مسحور
اس آبشار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

یہ بے قراری مری روح کا اجالا ہے
میں اس قرار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں



کیسا مفتوح سا منظر ہے کئی صدیوں سے
میرے قدموں پہ مرا سر ہے کئی صدیوں سے

خوف رہتا ہے نہ سیلاب کہیں لے جائے
میری پلکوں پہ ترا گھر ہے کئی صدیوں سے

اس کے پانی میں بھی پہلے سا ٹھہراؤ نہیں
تو بھی بے چین سمندر ہے کئی صدیوں سے

qasarulkutub.blogspot.com

اشک آنکھوں میں سلگتے ہوئے سو جاتے ہیں
یہ مری آنکھ جو بنجر ہے کئی صدیوں سے

کون کہتا ہے ملاقات مری آج کی ہے
تو مری روح کے اندر ہے کئی صدیوں سے

یہ مجھے سانس بھی کھُل کر نہیں لینے دیتا
میری شہ رگ پہ جو خنجر ہے کئی صدیوں سے

اے مری ماں میں ہر اک دھوپ سے لڑ سکتا ہوں
میرے سر پر تیری چادر ہے کئی صدیوں سے

میں نے جس کے لئے ہر شخص کو ناراض کیا
روٹھ جائے نہ یہی ڈر ہے کئی صدیوں سے

اُس کی عادت ہے جڑیں کاٹتے رہنے کی وصی
جو مری ذات کا محور ہے کئی صدیوں سے



پا برہنہ اور مرے چاروں طرف تنہائیاں
چُن رہا ہوں تیری یادوں کی سلگتی کرچیاں

کیا کہیں اب ترکِ تعلق کا ارادہ تو نہیں
یاد جو کرنے لگے ہو تم پرانی تلخیاں

آہ! وہ موسم وہ جھیلیں اور کنارہ نہر کا
یاد آتی ہیں مجھے کیمپس کی ساری شوخیاں

کیا کسی وحشت زدہ موسم کا تم کو خوف ہے
کس لئے خاموش ہو کھولو نا دل کی کھڑکیاں

میں اُسے شہرت کے بام و در پہ پہنچانے کے بعد
اپنے دامن میں چھپا لے جاؤں گا رسوائیاں

اپنی بربادی کا میں جا کر کسے الزام دوں
اپنے ہاتھوں سے ڈبوئیں میں نے اپنی کشتیاں

جیت تو جاتا ہوں پھر بھی دُکھ سا رہتا ہے مجھے
کب تلک اُس سے میں کھیلوں گا شکستہ بازیاں

بولیاں لگتی ہیں اب بھی خوشبوؤں کی شہر میں
آج بھی بازار میں بکتی ہیں نازک تتلیاں

لیجئے اِس دل کا پھر ماہِ محرم آ گیا
ماتموں کا شور ہے اور چل رہی ہیں برچھیاں



یاد ہے مجھ کو دسمبر میں جدائی کی وہ رات
چاند کی کرنیں لہو میں بن گئیں چنگاریاں

ہجر کے ساحل پہ کس کے منتظر بیٹھے ہو تم
اِس سمندر سے بھلا کب لوٹتی ہیں کشتیاں

پھر کسیلا ذائقہ موسم کا اِس دِل کو لگا
پھر سے آنکھوں میں اُتر آئیں پرانی تلخیاں

کون جانے کس سے بدلہ لے رہا ہوں میں وصی
اِک مدت سے رگوں میں پال کر ویرانیاں

دیوار پہ لرزہ ہے تو در کانپ رہا ہے
بچھڑے ہو تو اُجڑا ہُوا گھر کانپ رہا ہے

تم آنکھ کی پتلی میں چھُپے سچ کو بھی دیکھو
مُجرم تو نہیں ہے وہ اگر کانپ رہا ہے

ویران ہے اِس درجہ ترے بعد مرا دِل
اس شہر میں آتے ہوئے ڈر کانپ رہا ہے



اِک میں کہ جدائی نے مجھے کر دیا ساکت
اِک تو ہے کہ صدمے سے اُدھر کانپ رہا ہے

آنگن کو پلٹ جاؤں نہ میں چھوڑ کے اُس کو
صحرا میں مرا خوابِ سفر کانپ رہا ہے

یا تو مری بینائی پہ ہے خوف مُسلط
یا نہر کے پانی میں شجر کانپ رہا ہے

بُجھنے نہیں دوں گا میں کبھی ہجر کے صدمے
دِل میں تری یادوں کا شرر کانپ رہا ہے

qasarulkutub.blogspot.com

# کسک

مجھ سے ماں اکثر کہتی تھی
میری ایک ہی خواہش ہے
کچھ ایسی پہچان بن جاؤں
آپ کے نام سے جانی جاؤں

تمہارا نام لکھنے کی اِجازت چھِن گئی جب سے
کوئی بھی لفظ لکھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

qasarulkutub.blogspot.com